

آیت تطہیر سورہ احزاب کی 33ویں آیت کا دوسرا حصہ

<?xml encoding="UTF-8">



آیت تطہیر سورہ احزاب کی 33ویں آیت کا دوسرا حصہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اہل بیت کو ہر قسم کی نجاست اور پلیدی سے پاک رکھنے کے تکوینی ارادے کا اظہار فرمایا ہے۔

شیعہ علما اور متکلمین ائمہ معصومین کی عصمت کے اثبات کے لئے اس آیت سے استناد و استدلال کرتے ہیں اور لفظ "الرجس" میں موجود الف و لام کو مد نظر رکھتے ہوئے اہل بیت کو ہر قسم کی فکری اور عملی پلیدی جیسے شرک، کُفر، نفاق، جہل اور گناہ سے پاک سمجھتے ہیں۔

اس آیت میں اہل بیت کے مصداق کے بارے میں مفسرین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض مفسرین اس سے پنجن پاک مراد لیتے ہیں اور بعض مفسرین تمام ائمہ معصومین کو اہل بیت کے مصداق میں شامل کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض اہل سنت مفسرین اس بات کے معتقد ہیں کہ اس آیت میں اہل بیت سے مراد ازواج پیامبر ہیں اور بعض مفسرین کے مطابق اس آیت میں اہل بیت سے مراد وہ افراد ہیں جن کو زکات دینا حرام ہے۔

آیت تطہیر

آیہ تطہیر سورہ احزاب کی 33ویں آیت کے دوسرے حصے کو کہا جاتا ہے جو درج ذیل ہے:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

بس اللہ کا ارادہ یہ ہے اے اہلبیت کہ تم سے ہر برائی کو دور رکھے اور اس طرح پاک و پاکیزہ رکھے جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔

شان نزول

بعض احادیث میں ہے کہ یہ آیت ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی ہے اور اس کے نزول کے وقت گھر میں رسول اللہ کے علاوہ، امام علی، حضرت فاطمہ، امام حسن اور امام حسین بھی موجود تھے۔ اس موقع پر رسول اللہ خیبری چادر اوڑھ کر علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین کو چادر اوڑھا لی اور اپنے ہاتھ پروردگار عالمین کی جانب اٹھا کر عرض کیا: "پروردگارا! یہ میرے اہل بیت ہیں انہیں ہر پلیدی سے پاک رکھ"۔ ام سلمہ نے رسول اکرم کی خدمت میں عرض کیا: "اے رسول خدا! کیا میں بھی اہل بیت میں شامل ہوں؟ فرمایا: تم ازواج

رسول خداً میں شامل ہو اور تم خیر کے راستے پر ہو۔[1]

اہل بیت کی عصمت

یہ آیت اس کے دوسرے حصے کی وجہ سے "آیہ تطہیر" کے نام سے مشہور ہے [2] اول اہل بیت کی عصمت پر دلالت کرتی ہے۔ [3] آیہ تطہیر کی اہل بیت کی عصمت پر دلالت کی کیفیت یوں بیان کی جاتی ہے:

ماہرین لغت کے مطابق لفظ "إِثْمًا" انحصار پر دلالت کرتا ہے؛ اس بنا پر یہ چیز واضح ہو جاتی ہے کہ ارادہ الہی صرف اور صرف اہل بیت کی عصمت کے ساتھ تعلق پکڑتا ہے۔

لفظ "عنکم" لفظ "الرجس" سے پہلے آیا ہے اور جار و مجرور کا مفعول بہ پر تقدم کے قاعدہ بھی اس انحصار اور اختصاص پر تاکید کرتا ہے۔

"لِيَذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسُ" کے بعد لفظ "يُطَهَّرُكُمْ" (تمہیں پاک کیا) کا آنا بھی نجاست اور پلیدی کے دور ہونے کے بعد طہارت اور پاکیزگی پر تاکید ہے۔

لفظ "تَطْهِيرًا" مفعول مطلق ہے جو طہارت پر مزید تاکید ہے۔

"الرجس" (پلیدی) چونکہ "الف و لام جنس" کے ساتھ آیا ہے، لہذا ہر قسم کی فکری یا عملی پلیدی جیسے شرک، کُفر، نفاق، جہل اور گناہ سب کو شامل کرتا ہے۔ [4]

رجس سے مراد

رجس کے معنی سے متعلق مفسرین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اس بنا پر اس کے کئی معانی ذکر کئے گئے ہیں، من جملہ ان میں گناہ، فسق، شیطان، شرک، شک، بخل، لالچ، ہوائے نفس اور بدعت شامل ہیں۔ [5] شیعہ علماء اور مفسرین کا کہنا ہے کہ اہل بیت کو رجس سے پاک کرنے سے مراد گناہوں کی نسبت ان کی عصمت اور خدا کی اطاعت و بندگی کی توفیق ہے۔ [6]

شیعہ اور اہل سنت بعض منابع میں آیا ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: "میں اور میری اہل بیت گناہ سے پاک ہیں۔" [7] حضرت علیؑ نے بھی فدک کے واقعے میں حضرت زہرا (س) کا گناہ سے پاک اور منزہ ہونے کو اسی آیت سے استناد کرتے ہوئے ثابت کئے ہیں۔ [8]

اہل بیت کا مصداق

مفسرین کے درمیان اہل بیت کے مصداق کے متعلق اختلاف نظر پایا جاتا ہے:

پہلا قول: انس بن مالک، ابوسعید خدری، ام سلمہ، عائشہ، سعد بن ابی وقاص، عبداللہ بن جعفر اور عبداللہ بن عباس جیسے صحابہ کا کہنا ہے کہ اہل بیت رسولؐ سے مراد علیؑ، حضرت فاطمہ (س)، حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔ ائمہ معصومینؑ سے اس نظریے کی تائید میں احادیث نقل ہوئی ہیں۔ [9]

شیعہ مفسرین من جملہ طبرسی اور علامہ طباطبائی بھی اس بات کے معتقد ہیں کہ یہ آیت اصحاب کساء کی شان میں نازل ہوئی ہے اور یہ بات شیعوں کے نزدیک تواتر کی حد تک پہنچ گئی ہے۔ [10] اسی طرح ائمہ معصومینؑ سے بعض احادیث نقل ہوئی ہیں جن کے مطابق اہل بیتؑ میں پنج تن کے علاوہ شیعوں کے دوسرے ائمہ بھی شامل ہیں۔ [11]

کتاب مسند احمد بن حنبل میں پیغمبر اکرمؐ سے منقول کئی احادیث میں آیہ تطہیر کا مصداق حضرت فاطمہ (س)، حضرت علیؑ اور ان کے دو فرزند امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو قرار دیا گیا ہے۔ [12] احمد بن حنبل اسی طرح کتاب فضائل الصحابہ میں نقل کرتے ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ نے 6 مہینے تک نماز صبح کی نماز کے لئے جاتے وقت جب بھی حضرت فاطمہ (س) کے دروازے پر پہنچتے تو فرماتے تھے: اے اہل بیت! نماز! نماز! اے اہل بیت! "خدا تم سے پلیدی کو دور اور تمہیں پاک و پاکیزہ قرار دینا چاہتا ہے۔" [13]

اہل سنت عالم دین ابن کثیر آیہ تطہیر کی تفسیر میں امام حسنؑ سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ آپ نے منبر سے فرمایا: "ہم ان اہل بیت میں سے ہیں جن کے بارے میں خدا نے اس آیت میں فرمایا ہے۔" ابن کثیر اسی طرح امام سجادؑ سے بھی نقل کرتے ہیں کہ آپ نے شام سے آئے ہوئے کسی شخص کے جواب میں فرمایا: "اہل بیت کے مصداق ہم ہیں۔" [14]

دوسرا قول: ایک قول کے مطابق اہل بیت کا مصداق ازواج رسولؐ ہیں کیونکہ آیت کا سیاق ازواج رسولؐ کے بارے میں ہے۔ ابن عباس کے آزاد کردہ عکرمہ اور مقاتل بن سلیمان سے اس بارے میں بعض حدیثیں نقل ہوئی ہیں۔ [15]

لیکن شیعہ مفسرین اس بات کے معتقد ہیں کہ آیہ تطہیر کے ظہور کے مطابق اہل بیتؑ سے مراد حضرت علیؑ، حضرت فاطمہ (س) اور حسنینؑ ہیں، کیونکہ اگر اہل بیت سے مراد ازواج پیغمبرؐ ہوتے تو "عَنکُم" کی جگہ "عَنکُنَّ" اور "یَطہَّرُکُم" کی جگہ "یَطہَّرُکُنَّ" آنا چاہئے تھا [16]

اسی طرح شیعہ مفسرین اس سوال کے جواب میں کہ اس سورت میں ازواج پیغمبر کے وظائف بیان ہونے کے درمیان ایسی بات کیسے آئی جس میں ازواج پیغمبر شامل نہیں ہیں؟ کے جواب میں کہتے ہیں کہ اس طرح کی گفتگو کا طریقہ فصحاء عرب میں رائج تھا اور قرآن میں بھی بہت ساری آیات پائی جاتی ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ تو آئی ہیں لیکن مختلف موضوعات سے متعلق گفتگو کرتی ہیں اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حصہ جداگانہ طور پر نازل ہوئی تھی لیکن قرآن کو جمع کرتے وقت انہیں ایک دوسرے کے ساتھ رکھی گئی ہیں۔ [17]

تیسرا قول: تیسرا قول صحابی رسولؐ زید بن ارقم سے منسوب ہے اور ان کا کہنا ہے کہ اہل بیتؑ وہ ہیں جن پر اللہ نے زکوٰۃ حرام کردی ہے؛ اور وہ رسول اللہؐ کے قریبی رشتہ دار ہیں جیسے آل علیؑ، آل عقیل اور آل جعفرؑ؛ اور اس آیت میں تطہیر سے مراد صدقہ اور زکوٰۃ لینے سے انہیں پاکیزہ قرار دیئے جانے کے ہیں۔ [18]

متعلقہ صفحات

آیہ اطعام

آیہ اولی الامر

آیہ مودت

آیہ مباہلہ

حوالہ جات

راضى، سبيل النجاة فى تنمة المراجعات، بيروت، ص ٧.

طوسى، التبيان، دار احياء التراث العربى، ج ٨، ص ٣٤٠.

راضى، سبيل النجاة فى تنمة المراجعات، بيروت، ص ٧.

صدوق، معانى الاخبار، ١٤٠٣ق، ج ٢، ص ١٣٨.

مفيد، المسائل العُكبرية، ١٢١٣ق، ص ٢٤؛ شوشترى، الصوارم المهرقة، ١٣٨٥ش، ص ١٢٤، ١٢٨؛ طباطبائى، الميزان، ١٣٤٢ش، ج ١٦، ص ٣١٣.

بيهقى، دلائل النبوة، ١٢٩٥ق، ج ١، ص ١٤١؛ مقرئى، إمتاع الأسماع، ١٢٢٠ق، ج ٣، ص ٢٠٨.

طبرى، كامل بهائى، ١٣٨٣ش، ص: ٢٥٦.

ابن عطيه، المحرر الوجيز، ١٢٢٢ق، ج ١٣، ص ٤٢؛ ابن كثير، تفسير القرآن، ١٣٤٥ق، ج ٣، ص ٤٩٩؛ شوكانى، فتح القدير، عالم الكتب، ج ٢، ص ٢٤٩.

ابن حكم، تفسير الحبرى، ١٢٠٨ق، ص ٢٩٤-٣١١؛ طبرسى، مجمع البيان، مؤسسه الاعلمى، ج ٨، ص ١٥٥-١٥٤؛ طباطبائى، الميزان، ١٣٤٢ش، ج ١٦، ص ٣١١.

كلينى، الكافى، ١٤٠٧ق، ج ١، ص ٤٢٣؛ طبرسى، الاحتجاج، ١٣٨٦ق، ج ٢، ص ٣٤.

ابن حنبل، مسند، دار الصادر، ج ١، ص ٣٣١؛ ج ٤، ص ١٠٧؛ ج ٦، ص ٢٩٢.

ابن حنبل، فضائل الصحابة، ١٤٠٣ق، ج ٢، ص ٧٦١.

ابن كثير دمشقى، تفسير القرآن، ١٤١٩ق، ج ٦، ص ٣٧١.

ابن كثير، ج ٣، ص 798؛ شوكانى، ج 4، ص 278.

قرطبى، الجامع لاحكام القرآن، ١٣٦٢ش، ج ١٢، ص ١٨٣؛ حسيني طهرانى، مهترتابان، ١٢٠٢ق، ص ٢٩٠-٢٩٢.

طبرسى، مجمع البيان، مؤسسه الاعلمى، ج ٨، ص ٥٦٠؛ طباطبائى، الميزان، ١٣٧٤ش، ج ١٦، ص ٣١١.

مسلم، ج 2، ص 1874؛ ابن كثير، ج 3، ص 802؛ شوكانى، ج 4، ص 278.

مآخذ

قرآن كريم

ابن بابويه، معانى الاخبار، چاپ على اكبر غفارى، قم

ابن حكم، تفسير الحبرى، تحقيق محمد رضا حسيني، مؤسسه آل البيت، بيروت

ابن حنبل، احمد، مسند احمد، بيروت: دار صادر، بى تا.

ابن طاووس، سعد السعود للنفوس، چاپ فارس تبريزيان حسون، قم

ابن عطيه اندلسى، المحرر الوجيز فى تفسير الكتاب العزيز، تحقيق عبد السلام عبد الشافى، دار الكتب العلميه، بيروت

ابن كثير، تفسير القرآن العظيم، تحقيق يوسف عبد الرحمن المرعشلى، دار المعرفه، بيروت

ابن كثير دمشقى، اسماعيل بن عمرو، تفسير القرآن العظيم، ج 6، تحقيق: محمد حسين شمس الدين، بيروت: دار الكتب العلميه، منشورات محمد على بيضون، 1419ق.

ابو حيان اندلسى، تفسير البحر المحيط، تحقيق عادل احمد عبد الموجود، دار الكتب العلميه، بيروت

ترمذى، سنن الترمذى، تحقيق عبد الوهاب عبد اللطيف، دار الفكر، بيروت

حسينى طهرانى، مهر تابان، انتشارات علامه طباطبائى، قم

راضى، سبيل النجاة فى تتمة المراجعات، تحقيق حسين الراضى
شوشترى، الصوارم المهرقة فى نقد الصواعق المحرقة، چاپ جلال الدين محدث ارموى، تهران
شوكانى، فتح القدير، عالم الكتب، بيروت
علامه طباطبائى، تفسير الميزان، جامعه مدرسين، قم
طبرسى، الاحتجاج، تحقيق محمد باقر موسى خراسان، دار النعمان، نجف
طبرسى، مجمع البيان فى تفسير القرآن، تحقيق هاشم رسولى محلاتى، مؤسسه اعلمى، بيروت
شيخ طوسى، التبيان فى تفسير القرآن، تحقيق احمد حبيب قصير، مكتب اعلام الاسلامى، بيروت
قرطبى، الجامع الاحكام القرآن، دار الفكر، بيروت
كلينى، الكافى، تحقيق على اكبر غفارى، دار الكتب الاسلاميه، تهران
كوفى، تفسير فرات الكوفى، تحقيق محمد كاظم، وزارت ارشاد، تهران
مسلم، صحيح، دار الفكر، بيروت
شيخ مفيد، المسائل العُكبرية، تحقيق على اكبر الهى خراسانى، دار المفيد، بيروت